سوال: جماعت احمدیہ کے قیام کا کیا مقصد ہے؟

جواب (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ): جماعت احمدیہ کا وہی مقصد ہے جو امام مہدی کے آنے کا ہے اور تو کوئی نہیں ہے۔ رسول کریم ﷺ نے امام مہدی کے متعلق جو وجوہات بیان فرمائی ہیں کہ کیوں آئے گا بالکل وہی مقصد ہے اسی طرح مسیح ابنِ مریم کے آنے کی خبر دی گئی تھی۔

حضرت رسول کریم ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانے میں جب اُمتّ خراب ہو جائے گی تو کچھ علامتیں ہیں جو ظاہر ہوں گی اُن علامتوں میں سے کچھ میں آپ کو مثلاً بتاتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے اپنے الفاظ میں ہیں۔ فرمایا: يَاتِىْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقىٰ مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ وَلَا يَبْقىٰ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ ۔ ایسا وقت آنے والا ہے لوگوں پر کہ اسلام صرف نام کا رہ جائے گا اور عمل نہیں ہو رہا ہوگا اسلام پر اور قرآن کریم صرف لکھنے لکھانے کے لئے ہوگا، خون میں اور دلوں میں جاری ہونے کے لئے نہیں ہوگا۔ مَسَاجِدُهُمْ آمِرَةٌ وَ هِىَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى ۔ مسجدیں بظاہر آباد بھی ہوں گی تو ہدایت سے خالی ہوں گی۔ پھر فرمایا: عُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ ۔ اُن لوگوں کے جن کا یہ ذکر چلتا ہے اُن کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ یہ نقشے کھینچے پھر ایک اور حدیث میں فرمایا تَكُوْنُ فِضَّةٌ آپس میں جھگڑے چل پڑیں گے لوگوں کے اور اختلافات پیدا ہو جائیں گے، مختلف فرقے بن جائیں گے۔ یہ الفاظ حضرت رسول کریم ﷺ کے ہیں۔

اب دیکھنے والی بات یہ ہے ہر مسلمان کے لئے کہ کیا یہ زمانہ آچکا ہے یا ابھی اور خرابی کے دن دیکھنے والے باقی ہیں۔ اگر آنحضرت ﷺ کے الفاظ پورے ہو چکے ہیں اور واقعی زمانہ اس طرح خراب ہو گیا ہے، علماء لڑ رہے ہیں، فساد کر رہے ہیں، نیکی کی بجائے تخریب کی کاروائی کرتے ہوں تو پھر یہ وہ دن ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی ہدایت ہے کہ ایسے موقع پر امام مہدی نازل ہوگا، حضرت عیسیٰ ابن مریم، مسیح ابن مریم، یہ نازل ہوں گے اور پھر امّت کو بچالیں گے۔ یہ ہے نقشہ رسول کریم ﷺ کا کھینچا ہوا۔

ہم یہ کہتے ہیں کہ جس امام نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور اُس نے اپنا کام شروع کر دیا۔

دو قسم کے کام رسول کریم ﷺ نے امام کے بیان فرمائے تھے۔ ایک یہ کہ اختلافات کا حل کرے گا، جن مسائل میں یہ الجھے ہوئے ہیں اور لڑ رہے ہیں اُن میں وہ حکم عدل ہوگا، فیصلہ دے گا کہ کون سچا ہے اور کون غلط ہے اور ضروری نہیں کہ ایک فرقہ سچا ہو اور باقی سارے غلط ہوں بلکہ امام اُس وقت آیا کرتے ہیں جب سب میں کچھ نا کچھ غلطی پیدا ہو چکی ہو تو وہ آ کر درستی کراتا ہے، وہ کہتا ہے یہ مسلک درست ہے یہ غلط ہے فلاں کی یہ بات ٹھیک ہے فلاں غلط ہے اور فیصلے دے کر اصل اسلام کو دوبارہ واضح کر دیتا ہے، یہ اُس کی نظریاتی اصلاح ہے۔ یعنی عقیدے کے لحاظ سے جو صحیح دین ہونا چاہیئے وہ پیش کرتا ہے۔

دوسرا وہ عمل کی دنیا میں یہ کام کرتا ہے کہ بیکار، نکمّے، لڑنے والے لوگوں کو بیٹھے بٹھائے قربانی کے رستے پر ڈال دیتا ہے۔ اور قربانی سے قومیں بنتی ہیں۔ دنیا میں جتنی قوموں نے ترقی کی ہے وہ قربانی کے رستے پر چلے بغیر کبھی بھی ترقی نہیں کر سکتیں۔ دوسرا عملی اصلاح یہ کرتا ہے کہ قوم کو ایسے رستے پر چلاتا ہے کہ وہاں ماریں پڑتی ہیں، پتھر پڑتے ہیں، گالیاں دی جاتی ہیں، آگیں لگائی جاتی ہیں، اُن کو قتل کیا جاتا ہے اور مسلسل ان کے خلاف ساری قوم یہ ظلم کرتی چلی جاتی ہے ایک کے بعد دوسری۔ یہ اتنا مشکل رستہ بن جاتا ہے کہ جب تک کوئی حقیقتاً سچا اور مخلص نہ ہو وہ ایسی جماعت میں شامل نہیں ہو سکتا، ایک چھانٹی لگ جاتی ہے۔ کیونکہ اس مخالفت کی آگ میں سے نکل کر کون جائے گا وہاں! پھر اُن سے مالی قربانی لیتا ہے، اُن سے جانی قربانی لیتا ہے، دین کے پھیلانے کے لئے وہ لوگ اپنے مال فدا کرتے ہیں اپنی جانیں قربان کرتے ہیں۔ اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ جس طرح رسول کریم ﷺ کے زمانے میں ہوا تھا۔

یہ رستہ ہے سیدھا سادا جو ہمیشہ ہر امام نے اختیار کیا اور ہمیشہ ہر امام اختیار کرے گا۔ کوئی فرضی کہانی لے کر نہیں آیا کرتا، تاریخ میں جو بھی انبیاء

کا کردار ہے وہی اُس نے ادا کرنا ہوتا ہے تو یہی مقاصد تھے جن کے لئے رسول کریم ﷺ نے آنے والے کی خبر دی تھی۔

ہماری جماعت کا عقیدہ ہے کہ وہ حالات بھی پورے ہو گئے، امّت کا جو نقشہ کھینچا تھا وہ بعینہٖ اُسی طرح سامنے آ گیا اور آنے والے نے کام بھی وہی شروع کیے جو خدا کی طرف سے آنے والے کیا کرتے ہیں اور اُن کی پہچان جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ واضح ہے کہ جو آواز خدا کی طرف سے اُٹھتی ہے اُس کے خلاف باقی سارے فرقے اکٹھے ہو جایا کرتے ہیں۔ ایک دفعہ بھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا کی طرف سے آنے والا ہوا ور ساروں نے مل کے اُس کی مخالفت نہ کی ہو۔ آپس میں بھی لڑتے رہتے ہیں لیکن اُس کے خلاف اکٹھے ہوتے ہیں۔ یہ پکّی سو فیصدی علامت ہے۔ اور کسی فرقے کے خلاف باقی فرقے سو فیصدی اکٹھے نہیں ہوا کرتے، دو کی لڑائی ہو گئی، کبھی وہابی بریلوی کی ہو گئی، کبھی سنّی شیعہ کی ہو گئی، لیکن دو دو فرقے آپس میں تو لڑتے دیکھیں گے آپ، لیکن یہ کہ ایک فرقے کو گھیرا ڈال لے ساری قوم اور ساری قوم اُس کی دشمن ہو جائے، یہ واقعہ سچے کے سوا کسی سے نہیں ہوتا۔

اِس دشمنی کا فائدہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بار بار آزمائش میں پڑتے ہیں، اُن کی توجّہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہوتی ہے، اُن کے اندر نیکی پیدا ہوتی اور باہر سے کوئی جھوٹا ان میں نہیں آ سکتا پھر کیونکہ کسی جھوٹے کو کیا ضرورت ہے کہ مخالفت بھی اپنی لے، گھر بار اپنا جلوائے یا قوم کو دشمن بنائے، بھائی بند سے بائیکاٹ ہو اُس کا، یہ مصیبتیں تو جب تک کوئی پکّے ایمان والا نہ ہو برداشت نہیں کر سکتا تو جب یہ کام کرتا ہے تو ایک ایسی جماعت تیار ہو جاتی ہے جس میں قربانی کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اُن کو روپے کی محبت نہیں رہتی، اُن کو اپنی جان کا خوف نہیں رہتا، وہ پھر دنیا کو تبدیل کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں، ایک انقلابی جماعت بنتی ہے اور وہ جماعت پھر ساری دنیا کو اسلام کی طرف سے چیلنج دیتی ہے، اُن کا چیلنج قبول کرتی ہے، دنیا میں کام شروع کر دیتی ہے۔

اب آپ یہ دیکھیئے کہ یہ واقعہ جو میں بیان کر رہا ہوں یہ جماعت احمدیہ میں ہوا ہے کہ نہیں ہوا، اگر یہ واقعہ ہو چکا ہے تو اس سے پہلے نظر ڈالئے کہ آنحضور ﷺ کے زمانے میں بالکل یہی شکل ظاہر ہوئی تھی کہ نہیں ہوئی تھی، اُس سے پہلے انبیاء کی دفعہ یہی واقعہ ہوا تھا کہ نہیں ہوا تھا، تو جس جماعت کی شکل سچّوں سے مل رہی ہو، جس کے حالات گذشتہ انبیاء سے ملتے ہوں وہ جھوٹی جماعت کس طرح ہو گئی۔ اس لئے لازماً یہ دعویٰ کرنے والا سچا ہے۔

اب ساری دنیا میں کروڑہا مسلمان ہیں اُن کو توفیق نہیں ملی کہ اسپین میں جا کے وہ تبلیغِ اسلام کا آغاز کریں اور عظیم الشّان مسجد بنائیں اور تبلیغ کے وہاں مراکز قائم کریں، جماعت احمدیہ کو جو چھوٹی سی جماعت ہے اِس کو توفیق مل گئی۔ امریکہ میں، انگلستان میں، یورپ کے دوسرے ممالک میں، چین میں، جاپان میں، روس تک میں جماعت احمدیہ نے اسلام کی تبلیغ کی ہے، تو امام کے یہ کام ہوا کرتے ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ امام آ گیا اور اُس نے عملاً کام شروع کر دئے۔

کچھ لوگوں کو جلدی سمجھ آ جاتی ہے، کچھ کو آہستہ آہستہ سمجھ آتی ہے، کچھ کو اُس وقت آتی ہے سمجھ جب غلبہ عطا فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ، مگر قرآن کریم کہتا ہے کہ اصل قیمتی ایمان وہی ہے جو غلبے سے پہلے کا ہو، غلبے کا بعد تو دیکھا دیکھی سب نے کرنا ہی کرنا ہے، اُس وقت کوئی فائدہ نہیں ہوا کرتا، جب مشکل وقت ہوں، جب قربانی کرنی پڑے اُس وقت اللہ تعالیٰ کو پیارے لگتے ہیں وہ لوگ جو قبول کرتے ہیں۔ جو مشکل وقت میں ساتھ نہ دیں اور جب آرام آ جائے اور غلبے آنے شروع ہو جائیں تو وہ کہیں چلیں ہم بھی ساتھ ہیں، اُن کا ایمان جیسا ہُوا جیسا نہ ہُوا، وہ نہیں ہو سکتی بات جو پہلوں کی ہے۔ اس لئے وہ جماعت جو آج شامل ہو رہی ہے دنیا میں، ہم سمجھتے ہیں کہ خدا کے نزدیک اُس کا ایک مرتبہ ہے۔

یہ ہے آنے والے کا مقصد اور یہی ہمیشہ پہلے ہُوا ہے۔